REGD. No. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ تار کا پتہ ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ

فی پرچہ دس نئے پیسے

۱۷ محرم ۱۳۸۲ ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

جلد ۱۶/۵۱ | ۲۱ احسان ۱۳۴۱ ہش | ۲۱ جون ۱۹۶۲ء | نمبر ۱۴۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۲۰ جون بوقت ۸ بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اِس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

یہ بالکل سچی اور یقینی بات ہے کہ نفس مطمئنہ کے بغیر انسان نجات نہیں پاسکتا

"میں نے بعض آدمیوں کو دیکھا اور اکثروں کے حالات پڑھے ہیں جو دنیا میں مال و دولت اور دنیا کی جھوٹی لذتیں اور ہر ایک قسم کی نعمتیں اولاد احفاد رکھتے تھے۔ جب مرنے لگے اور ان کو اس دنیا کو چھوڑ جانے اور ساتھ ہی ان اشیاء سے الگ ہونے اور دوسرے عالم میں جانے کا علم ہؤا تو ان حسرتوں اور بے جا آرزوؤں کی آگ بھڑکی اور سرد آہیں مارنے لگے۔ پس یہ بھی ایک قسم کا جہنم ہے جو انسان کے دل کو راحت اور قرار نہیں دے سکتا بلکہ اس کو گھبراہٹ اور بے قراری کے عالم میں ڈال دیتا ہے۔ اس لئے یہ امر بھی میرے دوستوں کی نظر سے پوشیدہ نہیں رہنا چاہیئے کہ اکثر اوقات انسان اہل و عیال اور اموال کی محبت ہاں ناجائز اور بے جا محبت میں ایسا محو ہو جاتا ہے اور اکثر اوقات اسی محبت کے جوش اور نشہ میں ایسے ناجائز کام کر گزرتا ہے جو اس میں اور خدا تعالیٰ میں ایک حجاب پیدا کر دیتے ہیں اور اس کے لئے ایک دوزخ تیار کر دیتے ہیں اس کو اس بات کا علم نہیں ہوتا جب وہ ان سب سے یکایک علیحدہ کیا جاتا ہے۔ اس گھڑی کی اسے خبر نہیں ہوتی تب وہ ایک سخت بے چینی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ یہ بات بڑی آسانی سے سمجھ میں آسکتی ہے کہ کسی چیز سے جب محبت ہو تو اس سے جدائی اور علیحدگی پر ایک رنج اور دردناک غم پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ مسئلہ اب منقولی ہی نہیں بلکہ معقولی رنگ رکھتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نار اللہ الموقدۃ التی تطلع علی الافئدۃ۔ پس یہ وہی غیر اللہ کی محبت کی آگ ہے جو انسانی دل کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے اور ایک حیرت ناک عذاب اور درد میں مبتلا کر دیتی ہے۔ میں پھر کہتا ہوں کہ یہ بالکل سچی اور یقینی بات ہے کہ نفس مطمئنہ کے بدوں انسان نجات نہیں پاسکتا"

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء)

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۲۰ جون۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت تا حال ناساز ہے ٹانگ میں درد کی تکلیف بدستور چل رہی ہے اس کے علاوہ رات سے بے چینی کی بھی شکایت ہے۔

احباب حضرت میاں صاحب ممدوح کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

— ربوہ ۲۰ جون۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت کل جیسی ہی ہے۔ احباب کامل و عاجل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

ربوہ کا موسم

ربوہ ۲۰ جون۔ کل ربوہ کا درجہ حرارت زیادہ سے زیادہ ۱۰۸ اور کم سے کم ۸۲ رہا۔

ایک انگریز کا قبول اسلام

لنڈن سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ہمارے مبلغین کی کوششوں سے ایک انگریز مسٹر محمد ویبسٹر Mohammad Webster نے اسلام قبول کیا ہے۔ یہ دوست اسلام کی اشاعت کے لئے بڑا جوش رکھتے ہیں نہایت اچھے مقرر ہیں۔ ان کی تقاریر کو لوگ توجہ سے سنتے ہیں۔

احباب سے درخواست ہے کہ اس نو مسلم دوست کے لئے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں مزید اخلاص بخشے اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان کی کوششوں میں برکت ڈالے۔ (وکیل التبشیر ربوہ)

لجنہ اماء اللہ لاہور کے زیر اہتمام تربیتی کلاس کا اجراء

لاہور ۲۰ جون۔ لجنہ اماء اللہ لاہور کے زیر اہتمام جودھامل بلڈنگ میں مورخہ ۱۵ جون سے ایک اہم تربیتی کلاس کا اجراء کیا گیا ہے جو کم و بیش ۵۰ طالبات پر مشتمل ہے۔ ...... طالبات میں میٹرک ایف اے اور بی اے تک کی تعلیم یافتہ لڑکیاں شامل ہیں۔ مرکز سے اس کلاس کو تعلیم دینے کے لئے حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی زیر ہدایت استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ، امۃ الرشید شوکت صاحبہ مدیرہ مصباح اور امۃ اللطیف صاحبہ سیکرٹری ناصرات تشریف لائی ہیں کلاس نہایت کامیابی کے ساتھ جاری ہے۔

(نامہ نگار)

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

وجود باری تعالیٰ کا ثبوت

قسط نمبر ۲

ایک رسول آکر کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھکو انسانوں کے لئے یہ پیغام دیا ہے کہ وہ اس اس طرح کام کریں تاکہ وہ زندگی کی شاہراہ یعنی صراط مستقیم پر چل سکیں اب اس کا اتنا کہہ دینا کافی نہیں ہے کیونکہ اس کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے کا ثبوت ہونا چاہیئے ورنہ دعویٰ بلادلیل ہوگا۔ چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ بار بار اس بات پر زور دیتا ہے کہ ایسے لوگ "بیّنات" رکھتے ہیں جن سے ان کی پہچان ہوسکتی ہے کہ وہ واقعی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے کسی دلیل کی ضرورت نہیں کیونکہ آپ ہمیشہ سچ بولتے ہیں اس لئے میں یقین کرتا ہوں کہ آپ کا دعویٰ نبوت بھی صداقت پر مبنی ہے بظاہر شاید یہ سمجھا جائے کہ آپ نے بغیر دلیل کے ہی مان لیا حالانکہ ایسا نہیں ہے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ کا صدوق ہونا کوئی کم درجہ کی دلیل نہیں ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا یہ ذاتی تجربہ اور مشاہدہ تھا کہ آپ کبھی جھوٹ نہیں کہتے اس سے اور بڑی بیّنہ آپ کے دعوے کی کیا ہوسکتی تھی! لیکن یہ بیّنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سعادت طبع کے موافق تھی اس لئے انھوں نے اسی کو مان لیا۔ دوسرے لوگوں کے لئے اس کے علاوہ "بیّنات" کی ضرورت ہوسکتی ہے اس لئے خدا تعالیٰ کا نبی ہمیشہ عظیم الشان اور بہت سی بیّنات کے ساتھ آتا ہے وہ رویا اور کشوف اور وحی کی بنا پر پیشگوئیاں کرتا ہے وہ عظیم الشان اعجاز دکھاتا ہے جو محدود القویٰ انسان نہیں دکھا سکتا۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ اس کے پیچھے کسی غیر محدود قدرت کا ہاتھ ہے وہ چاند کے دو ٹکڑے کر دیتا ہے وہ ایک مٹھی کنکریوں سے کفار کے لشکر کو ہراساں کر سکتا ہے اس کی مدد کے لئے آسمان سے فرشتے اتر آتے ہیں اس کی خواہشات میں اللہ تعالیٰ داخل ہو جاتا ہے بلکہ اس کے سچے پیروؤں کی خواہشات کے مطابق بھی وحی کا نزول ہونے لگتا ہے وہ مسجد میں خطبہ دیتے ہوئے سینکڑوں میل لڑتے ہوئے لشکر کو ہدایت دے سکتا ہے۔

آج ہم دیکھتے ہیں کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر بتائی ہوئی باتیں جو اس زمانے سے تعلق رکھتی تھیں جس میں ہم آج ہیں لفظ بلفظ پوری ہو رہی ہیں ایسی بیّنات ہیں جو رسولوں کو دی جاتی ہیں جن کی ہم اپنے تجربہ اور مشاہدہ سے تصدیق کر سکتے ہیں اور ہمارے دل پکار اٹھتے ہیں کہ واقعی قادر مطلق خدا موجود ہے صرف یہ نہیں کہ "ہونا چاہیئے" بلکہ وہ واقعی "ہے" یہی "ہے" ہی وہ چیز ہے جس نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اپنے دل و دماغ میں قطعی اور حتمی فیصلہ کیا تھا اور اسی وجہ سے ان کی جدوجہد کا رخ متعین ہوا تھا اور انھوں نے وہ کارنامے دکھائے تھے جن سے تاریخ عالم ہمیشہ کے لئے درخشاں ہوگئی ہے۔ مگر آج

مگر آج یہ عالم ہے کہ خود ان صحابہ کرامؓ کی اولاد کہلانے والے بھی اپنی جدوجہد کا رخ متعین کرنے کے لئے کوئی فیصلہ نہیں کر سکتے اور ایسے لوگ مسلمانوں میں پیدا ہو رہے ہیں جو زیادہ سے زیادہ "مودودی" بن سکتے ہیں جو قادر مطلق خدا تعالیٰ کا فلسفیوں اور سائنسدانوں کی طرح صرف قیاس کر سکتے ہیں مگر کوئی ذاتی تجربہ اور مشاہدہ نہیں رکھتے کہ پکار کر کہہ سکیں کہ "اللہ تعالیٰ واقعی ہے" وہ زیادہ سے زیادہ بس اتنا کر سکتے ہیں کہ دانشمندان مغرب سے مل کر کہہ سکیں کہ:

"اتنے بڑے لامحدود پیمانے پر
لامحدود مدت تک یہ قانون اور
نظم کسی اقتدار کے بغیر نہیں چل
رہا۔"

یہ مذہب صرف متشککین کا مذہب ہے نہ کہ کسی ایسے شخص کا جو اپنے دل و دماغ میں کوئی قطعی اور حتمی فیصلہ کرنا چاہتا ہے جو اسکی جدوجہد کا رخ متعین کر دے

وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ

اس زمانہ کی سب سے بڑی بیماری جس سے نہ صرف روحانیت جاتی رہی ہے بلکہ اخلاق سے بھی انسان عاری ہوگیا ہے یہی ہے کہ انسان نے سمجھ لیا ہے کہ جو کچھ ہے وہ مادہ ہی مادہ ہے باقی سب کچھ انسانی توہم کی پیداوار ہے اس لئے مذہب جس کا تعلق "غیب" یعنی مابعد طبیعاتی حقائق سے ہے آج سائنسدانوں اور فلسفیوں کی نظر میں کوئی وقعت نہیں رکھتا

یہ درست ہے کہ بعض دانشمندوں نے کائنات کے پر حکمت نظام سے یہ نتیجہ ضرور نکالا ہے کہ یہ کارخانہ یونہی بغیر کسی بنانے والے کے نہیں بن سکتا اور نہ چل سکتا ہے مگر یہ امر نہ تو روحانی اور نہ اخلاقی ارتقاء کی بنیاد بن سکتا ہے جس کے بغیر دانایان فرنگ بھی اب سمجھتے ہیں کہ انسانی معاشرہ صحیح طریقوں پر نشوونما نہیں پا سکتا آج انسانی معاشرہ میں جو بدعنوانیاں پیدا ہوگئیں ہیں اور جنہوں نے مغربی دانشمندوں کو بھی سخت مشکل میں ڈال دیا ہے وہ مسلمہ طور پر روحانی اور اخلاقی قدروں کا فقدان ہے مگر مادہ پرستانہ ذہنیت کی وجہ سے یہ رشتہ کچھ اتنا الجھ چکا ہے کہ ان دانشمندوں کو اس کا سرا کہیں نہیں ملتا اور وہ حیران و سرگرداں ہیں کہ معاشرہ کو اعتدال پر کس طرح لایا جائے، نئے نئے جرائم کی روک تھام کے لئے نئے نئے قانون وضع کئے جاتے ہیں مگر شیطان اتنا بے دھڑک ہوگیا ہے کہ اگر ایک سوراخ کو بند کیا جاتا ہے تو بیسیوں سوراخ اور پیدا ہو جاتے ہیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۱۸۹۳ء میں "آئینہ کمالات اسلام" کے مقدمہ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"صاحبو! یہاں وہ دجالیتیں پھیل رہی ہیں جو تمہارے فرضی دجّال کے باپ کو بھی یاد نہیں ہوں گی یہ کاروائیاں خلق اللہ کے اغوا کے لئے ہزار ہا پہلو سے جاری کی گئی ہیں جن کے لکھنے کے لئے بھی ایک دفتر چاہیئے اور ان میں مخالفین کو کامیابی بھی ایسی اعلیٰ درجہ کی ہوئی ہے کہ دلوں کو ہلا دیا ہے اور ان کے مکروں نے عام طور پر دلوں پر سخت اثر ڈالا ہے اور ان کی طبعی اور فلسفہ نے ایسی شوخی اور بیباکی کا تخم پھیلا دیا ہے کہ گویا ہر ایک شخص اس کے فلسفہ دانوں میں سے اَنَا الرَّبّ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے پس جاگو اور اٹھو اور دیکھو کہ یہ کیسا وقت آگیا اور سوچو کہ یہ موجودہ خیالات توحیدِ محض کے کس قدر مخالف ہیں یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کی قدرت کا خیال بھی ایک بڑی نادانی کا طریق سمجھا جاتا ہے اور تقدیر کے لفظ کو منہ پر لانے والا بڑا بیوقوف کہلاتا ہے اور فلسفی دماغ کے آدمی دہریت کو پھیلاتے جاتے ہیں اور اس فکر میں لگے ہوئے ہیں کہ تمام کُل اُلوہیت کی کسی طرح ہمارے ہاتھ میں ہی آجاوے ہم ہی جب چاہیں وباؤں کو دور کر دیں موتوں کو ٹال دیں اور جب چاہیں بارش برسا دیں کھیتی اُگا لیں اور کوئی چیز ہمارے قبضۂ قدرت سے باہر نہ ہو سوچو کہ اس زمانہ میں ان بے راہیوں کا کچھ انتہا بھی ہے"۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۲)

افسوس تو یہ ہے کہ اس مادہ پرستانہ ذہنیت کے تیرہ و تار کی تاریں دور دور تک پھیلتی چلی جاتی ہیں اور بقول اقبال مرحوم مسلمانوں نے بھی اپنے نفسی محاسبہ کی بجائے مادہ پرستانہ رجحانات اختیار کر لئے ہیں

"لکھ دو دن" کا حکم تھا اس بندہ درگاہ کو
اب یہ سنتے ہیں نکلنے کو ہے مسلم اوٹ تک"

یعنی مسلمان کو تو تہذیب نفس کا حکم تھا مگر اب وہ بھی مادی دنیا کے جال میں الجھنا چاہتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کے وجود کا جو ایک ہی مکمل ثبوت تھا جس سے اللہ تعالیٰ "اَنَا الموجود" کی اطلاع انسان کو دیتا ہے۔ مسلمانوں نے اس کو بھی ختم کر دیا ہے اور نہ صرف ختم نبوت کے یہ معنے لینے لگے ہیں کہ اب کوئی انسان اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھڑا ہوکر احیائے دین کرے گا اور نہ اللہ تعالیٰ اب کسی نبی کو مبعوث کرے گا بلکہ یہ سمجھ لیا ہے کہ اب ہر قسم کی وحی کا راستہ قیامت تک کے لئے بند ہوگیا ہے

یہی بیماری ہے جو ساری دنیا کو لگ گئی ہے اور یہی روحانی طاعون ہے جس نے ساری دنیا کو شیطان کی بازیگاہ بنا کر رکھ دیا ہے اس بیماری کا اثر یہاں تک پہنچا ہے کہ اب یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے بندوں کی اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی کو بھی نہ صرف فرائڈ وغیرہ ملحدوں کی نفسیاتی تحقیقات کی بھینٹ چڑھانا فخر کی بات سمجھتے ہیں بلکہ ان کی ہنسی اڑاتے ہیں اور ملحدوں کی نفسیاتی تحقیقات کے گز سے مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ کے طول و عرض کو ناپنے لگے ہیں اور جو تحقیقات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم کی تعلیمات کی روشنی میں کی ہے اس کو نظر انداز کر کے "نفسیات واردات روحانی" کو اپنا اوڑھنا بچھونا بناتے ہیں ✪

ضرورت پرنسپل برائے نصرت ہائر سیکنڈری سکول ربوہ

نصرت ہائر سیکنڈری سکول ربوہ کے لئے ایک محنتی اور تجربہ کار پرنسپل کی ضرورت ہے جو کہ کالج کا نظم و نسق بخوبی چلا سکتی ہوں۔

کوالیفکیشن ایم اے یا ایم اے۔ بی۔ ٹی
I یا II کلاس

تنخواہ حسب لیاقت و تجربہ دی جائے گی درخواستیں معہ نقول اسناد و تصدیق امیر جماعت مورخہ ۳۰ جون ۱۹۶۳ء تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں۔

ڈائریکٹرس جامعہ نصرت ربوہ

درخواستِ دعا

مکرم منشی غلام محمد صاحب ساکن میانی ضلع سرگودھا بہت پریشانی میں مبتلا ہیں احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات کو دور فرمائے آمین۔

خاکسار محمد سعید صدر محلہ دار الرحمت غربی ربوہ

کوہِ سینا سے انجیل کے قدیم نسخوں کا انکشاف

صعودِ مسیح کے بیانات الحاقی ہیں

از مکرم شیخ عبد القادر صاحب ۱۱۰ اچوبرجی پارک لاہور

۱۸۴۴ء میں مشہور جرمن عالم ٹشن ڈارف کوہ سینا کی خانقاہ مقدسہ کیتھرائن کی زیارت کے لئے گیا۔ وہاں اس نے ایک ردی کی ٹوکری میں قدیم نسخوں کے اوراق پلٹے۔ ان اوراق میں اس جرمن فاضل نے چند چرمی اوراق دیکھے۔ جن پر قدیم یونانی طرز تحریر کے حروف لکھے تھے۔ جب اس نے ان اوراق کو بغور پڑھا تو ان پر یونانی ترجمہ عہد عتیق سبعینیہ لکھا ہوا پایا۔ راہبوں نے اس کو بتلایا کہ ایسے بہتیرے اوراق ان کے پاس موجود ہیں۔ اس نے راہبوں کو کہا کہ یہ اوراق بڑی قدر و قیمت کے ہیں۔ ان کو ضائع نہ کیا جائے۔ اس نے ان میں سے ۴۳ اوراق جن پر کتب مقدسہ لکھی تھیں لے لئے لیکن جب راہبوں پر ان اوراق کی اہمیت ظاہر ہوئی تو انہوں نے دیگر اوراق کو اس کے حوالے کرنے سے انکار کر دیا۔

پندرہ سال بعد ۱۸۵۹ء عیسوی میں یہ جرمن عالم دوبارہ اسی خانقاہ کو گیا اور ایک راہب سے یونانی ترجمہ سبعینیہ پر گفتگو چھڑ گئی۔ راہب نے کہا کہ میرے پاس اس یونانی ترجمہ کی قدیم نقل موجود ہے۔ چنانچہ ایک سرخ رنگ کے جزدان میں سے نکال کر اس کو ایک نسخہ دکھلایا۔ اس نسخہ میں نہ صرف عہد عتیق کا ایک بڑا حصہ موجود تھا بلکہ عہد جدید تمام و کمال نہایت اعلیٰ حالت میں محفوظ تھا۔ اس کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ جب اس نے دیکھا کہ یہ وہی اوراق ہیں جو اس نے ۱۵ سال پہلے ٹوکری میں پڑے دیکھے تھے بعد مشکل ٹشن ڈارف نے اس نسخہ کو حاصل کیا۔ اور اپنے مربی زارِ روس کے پاس لے گیا۔ ۱۹۳۳ء میں سرکار برطانیہ نے اس نادر نسخہ کو ایک لاکھ پونڈ کے عوض روس سے خرید لیا۔ اور اب برطانیہ کے عجائب گھر میں محفوظ ہے۔

۱۹۱۱ء میں آکسفورڈ یونیورسٹی پریس نے اس نسخہ کی عکسی تصویریں کتابی صورت میں شائع کر دیں۔

یہ نسخہ غزال کے چمڑے پر لکھا ہوا ہے اور اس کا ہر قرطاس ۱۵ انچ × ۱۳½ انچ ہے۔ ہر صفحہ پر چار کالم ہیں اور ہر کالم میں ۴۸ سطریں ہیں[1]۔ یہ قلمی نسخہ جو نسخہ سینا کے نام سے معروف ہے۔ چوتھی صدی کے پہلے ربع میں لکھا گیا ہے کتب عہد جدید تمام و کمال محفوظ ہیں۔ اس نسخہ کے عہد جدید میں مقدس برناباس کا خط اور ہرماس یا "سبان" کے نام کی ایک تحریر بھی شامل ہے۔ ظاہر ہے کہ اس زمانہ میں عیسائی ان تحریرات کو عہد جدید کا ایک حصہ سمجھتے تھے۔ ان تحریرات میں عیسائیوں کے مخصوص عقائد کا کوئی ذکر نہیں۔

نسخہ سینا میں جو عہد جدید کا متن درج ہے وہ اعلیٰ ترین اور صحیح تر سمجھا جاتا ہے۔ اس انکشاف کے ۳۳ سال بعد ۱۸۹۲ء میں دو خواتین مسز لوئیس اور ان کی بہن مسز گبسن کوہ سینا کی خانقاہ مقدسہ کیتھرائن کی زیارت کے لئے گئیں۔ ان کو اناجیل اربعہ کا قدیم ترین سریانی ترجمہ اس خانقاہ سے ملا۔ یہ نسخہ چرمی قرطاس پر لکھا ہے۔

علمائے بائیبل کہتے ہیں کہ یہ سریانی ترجمہ دوسری صدی سے تعلق رکھتا ہے[2]۔ اس نسخہ میں اناجیل اربعہ کا بڑا حصہ محفوظ ہے۔ قدیم ترین یونانی متن کا یہ سریانی ترجمہ ہے۔ یہ نسخہ "قدیم سریانی سینائی ترجمہ" کے نام سے معروف ہے۔ اس کی زبان سریانی یعنی آرامی ہے جو کہ حضرت مسیح علیہ السلام اور حواریانِ مسیح کی مادری زبان تھی۔

ظاہر ہے کہ کوہ سینا کے اس انکشاف نے ہمیں اناجیل کے قدیم ترین یونانی اور سریانی متن سے روشناس کیا ہے۔ ان نسخوں کی خصوصیت یہ ہے کہ اناجیل اربعہ میں جو کہ ان نسخوں میں درج ہیں حضرت مسیح کے آسمان پر جانے کا ذکر ہمیں نہیں ملتا متی اور یوحنا نے تو سرے سے صعود مسیح کا ذکر نہیں کیا۔ مرقس اور لوقا کے آخر میں صعود مسیح کا ذکر ہے لیکن مذکورہ دونوں نسخوں میں یہ بیانات درج نہیں جس سے صاف ظاہر ہے کہ بعد کے نسخوں میں صعود مسیح کے بیانات الحاقی ہیں۔ مرقس کی آخری بارہ آیات مسلمہ طور پر انجیل میں بعد کا اضافہ ہے۔ اس تحقیق کی بنیاد یونانی نسخہ سینائی۔ سریانی نسخہ سینائی اور پوپ کے نسخہ ویٹیکن پر ہے ان قدیم ترین اور بہترین نسخوں میں یہ آیات شامل نہیں۔ انہی آیات میں حضرت مسیح کے آسمان پر جانے اور خدا کے داہنے ہاتھ بیٹھنے کا ذکر ہے۔ اور دوسرے عیسائی عقائد بیان ہوئے ہیں۔

لوقا کے آخر میں صعودِ مسیح کا ذکر بایں الفاظ کیا گیا

"جب یسوع انہیں برکت دے رہا تھا تو ایسا ہوا کہ ان سے جدا ہو گیا۔ اور آسمان پر اٹھایا گیا۔ اور وہ اس کو سجدہ کر کے بڑی خوشی سے یروشلم کو لوٹ گئے۔"

(لوقا ۲۴/۵۲)

یہ عبارت کوہِ سینا کے سریانی نسخہ انجیل میں بایں الفاظ درج ہے۔

"جب یسوع انہیں برکت دے رہا تھا۔ تو ایسا ہوا کہ ان سے جدا ہو گیا۔ اور وہ بڑی خوشی سے یروشلم کو لوٹ گئے"

ظاہر ہے کہ خط کشیدہ عبارت جس میں صعود مسیح اور سجدہ کا ذکر ہے سریانی انجیل میں درج نہیں۔ حضرت مسیح حواریوں سے جدا ہوئے تھے نہ کہ آسمان پر گئے تھے۔

یونانی نسخہ سینائی میں بھی صعود مسیح کی عبارت درج نہیں جس سے محققین کو یقینی طور پر علم ہو گیا کہ یہ عبارت الحاقی ہے۔

صعودِ مسیح کا یہ بیان ان دو سینائی نسخوں کے علاوہ چھٹی صدی کے نسخہ بیزائی اور قدیم لاطینی نسخوں میں بھی شامل نہیں ہے انہی انکشافات کے باعث بائیبل کے نئے تراجم سے صعودِ مسیح کا یہ بیان حذف کر دیا گیا۔

۱۹۶۱ء میں پروٹسٹنٹ دنیا نے "نیو انگلش بائیبل" شائع کی ہے۔ اس میں لوقا کے آخر میں جو متن دیا گیا۔ وہ سینائی نسخوں کے مطابق ہے۔ صعود مسیح کا بیان حذف ہے۔ اس ترمیم میں سینائی انکشافات کا بڑا حصہ ہے۔ اس کے علاوہ بہت سی آیات سینائی نسخوں میں درج نہیں ہیں۔ یہ آیات مسلمہ طور پر الحاقی ثابت ہو چکی ہیں۔ چنانچہ عہد جدید کے نئے تراجم سے ان کو حذف کر دیا گیا۔

۱۔ یوحنا ۷/۵۳ تا ۸/۱۱ بارہ آیات میں ایک بدکار عورت کا ذکر ہے جسے یسوع نے سنگساری سے بچایا۔ یہ واقعہ دونوں سینائی نسخوں میں درج نہیں۔ موجودہ تراجم میں اسے باریک ٹائپ میں دیا جاتا ہے۔ یا اسے متن سے حذف کر دیا جاتا ہے۔

۲۔ یوحنا کی آخری آیت اصل یونانی نسخہ سینائی میں شامل نہیں۔ بعد میں کسی شخص نے اس نسخہ میں زائد کی ہے۔

۳۔ سریانی نسخہ یونانی نسخہ سے زیادہ مستند ہے اس کا ایک عجیب ثبوت دلچسپ ہے۔ انجیل یوحنا میں لکھا ہے کہ حضرت مسیح کو جب صلیب پر چڑھایا گیا تو چند گھنٹے گزر جانے کے بعد

and bowing his head he stopped breathing.

(New World Translation)

یسوع نے اپنا سر جھکا لیا اور سانس لینا رک گیا۔ اس کے بعد لکھا ہے کہ نیزہ مارنے پر آپ کی پسلی سے خون اور پانی بہہ نکلا۔ صاف ظاہر ہے کہ آپ قوما یا سکتہ کی حالت میں تھے۔ دراصل آپ زندہ تھے اس نشانِ حیات کو مشتبہ کرنے کے لئے یونانی سینائی نسخہ میں انجیل متی میں سانس رکنے کے ذکر سے پہلے نیزہ مارنے اور خون بہنے کا ذکر شامل کر دیا گیا۔ سریانی نسخہ میں یہ بیان صرف انجیل یوحنا میں ہے۔ اور وہ بھی اپنی اصلی جگہ پر۔

۴۔ متی ۱۶/۲ و ۳ ۔ ۵۵ الفاظ پر مشتمل عبارت دونوں نسخوں میں پائی نہیں جاتی۔

۵۔ مرقس ۱۱/۲۶ میں یسوع کی دعا درج ہے۔ دونوں نسخوں نے اس دعا کا ایک حصہ درج نہیں کیا۔

اس کے علاوہ کئی سو الفاظ پر مشتمل آیات درج نہیں۔ اختلافِ متن بھی بے نیو ورلڈ ٹرانسلیشن کے حواشی پر شائع کر دی گئی ہے۔ یہ ترجمہ قدیم نسخوں کے اختلافات کے لئے نہایت مفید اور قابلِ قدر کوشش ہے۔

---

[1] ماخوذ از صحت کتب مقدسہ از پادری برکت اللہ صاحب ایم۔ اے۔ ص۱۲۳ و ۱۲۴

[2] How The Bible came to Us by Herklots Page 75

ماریشس میں تبلیغ اسلام

مجھے یقین ہے کہ جماعت احمدیہ نہ صرف اسلام اور احمدیت کے لئے بلکہ اس ملک کی فلاح و بہبود کے لئے بھی شاندار خدمات سرانجام دے رہی ہے (ماریشس کا ایک معزز غیر مسلم)

(از مکرم محمد اسمٰعیل صاحب منیر مبلغ ماریشس بتوسط وکالت تبشیر — ربوہ)

(قسط نمبر ۲)

جیبن زائن بی اے ایل ایل بی ملکی حالات کا ذکر کرتے ہوئے آخر میں لکھتے ہیں ۔۔۔۔ میرا ایمان ہے کہ آپ اور آپ کا موومنٹ صراط مستقیم پر چل رہا ہے۔ اور آپ نہ صرف اپنے مشن کی بہتری میں مصروف ہیں بلکہ اس ملک کی فلاح و بہبود کے لئے بھی شاندار خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ آپ کے راستہ کو روشن کرے اور آپ کامیابی کی منازل کو طے ہی کرتے چلے جائیں"

عوام اور روزناموں نے ان پیغامات کو بہت ہی پسند کیا ہے۔

۵۔ اس رسالہ کی پانچویں خصوصیت یہ ہے کہ اس میں مضامین ایسے ہیں جن کی دنیا میں ہر جگہ ضرورت ہے۔ اور جو ہر قسم کے لوگوں میں مقبول ہوں گے مثلاً (۱)۔ پہلا مضمون "اسلام عالمگیر اخوت کا علمبردار ہے" کے عنوان پر احمدیہ ایسوسی ایشن آف ماریشس کے قابل پریذیڈنٹ مسٹر عبد الستار صاحب کا ہے۔ جنہوں نے نقلی اور عقلی دلائل کے علاوہ واقعاتی شواہد بھی پیش کئے ہیں (۲)۔ دوسرا مضمون خاکسار کا ہے جس کا عنوان "اسلام میں انتقام کی تعلیم" ہے۔ بائیبل اور قرآن مجید کے حوالوں کے علاوہ تاریخ اسلام کے بعض اہم واقعات بھی پیش کئے گئے ہیں۔ (۳) تیسرا مضمون برادرم احمد یداللہ صاحب نے "تاریخ کے صفحات" کے عنوان پر لکھا ہے کہ کس طرح معجزانہ رنگ میں اللہ تعالیٰ نے احمدیت کو ماریشس میں پھیلایا۔ چوتھا مضمون "ماریشس میں خادمان اسلام" پر ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تین صحابہ کا تذکرہ مع فوٹوز ہے۔ پانچواں مضمون "نظام نو کے قیام" پر ہمارے قابل مصنف و مؤلف بھائی احمد حسین صاحب کا ہے جسے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریرات کی روشنی میں انہوں نے تیار کیا ہے۔ جس میں احمدیت کے عقائد ضرورت اور اس کے ابتدائی حالات پر سیر کن بحث کی ہے۔ چھٹا مضمون "عورت اور ترقی" کے عنوان پر ہمارے اخبار کی معاونہ مس ہدایت بیگم کے قلم سے ہے۔ جس میں اس نے اسلام کے ابتدائی اور موجودہ دور کے حالات کو قرآنی تعلیمات کے پہلو بہ پہلو پیش کر کے ثابت کیا ہے کہ اسلام کی تعلیم نے عورت کے لئے ہمیشہ ہی ترقی کے دروازے کھلے رکھے ہیں

۶۔ علمی مضمونوں میں دلچسپی پیدا کرنے کے لئے جماعت احمدیہ ماریشس کی ۱۹۶۱ء کی مختصر رپورٹ مع تصاویر پیش کی گئی ہے۔

مختصر یہ کہ اس رسالہ کو ہر رنگ میں مؤثر اور دلچسپ بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اور دیکھنے اور پڑھنے والوں نے اس کا اعتراف کیا ہے۔ ایک اخبار نے اس رسالہ کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ہر وہ شخص جو اسلام اور ماریشس میں اسلامی تاریخ کا مطالعہ کرنا چاہتا ہے اس کے لئے یہ رسالہ نہایت مفید ثابت ہوگا پھر دوسرا اخبار لکھتا ہے کہ "ہم اس بہترین رسالہ کی کامیاب اشاعت پر جماعت احمدیہ کو مبارکباد پیش کرتے ہیں ۔۔۔۔۔۔۔۔ اور اس کے پڑھنے سے یقین ہوتا ہے کہ ہمارے ملک میں احمدیہ جماعت بہت ترقی کر رہی ہے"۔ اور ایک روزانہ Le Mauricien نے پہلے صفحہ پر نمایاں الفاظ میں رسالہ کے مضامین اور پیغامات کی پوری تفصیل دی اور بعض جگہ مفید مطلب الفاظ کا اضافہ بھی کیا۔ مثلاً چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے تعارف میں "ایک قابل عزت احمدی" کے الفاظ خود زائد کئے فوٹوز کے علاوہ عمدہ طباعت و کاغذ کی نفاست کا بھی ذکر کرتا ہے۔

اس رسالہ کی تفصیل قارئین کرام کی خدمت میں عرض کرنے کے دو مقصد ہیں۔ ایک تو یہ کہ احباب دنیا کے اس کنارہ میں احمدیت کی روز افزوں ترقی کا اندازہ لگا سکیں اور اس کام کو سرانجام دینے والوں کے لئے دعا کر سکیں تا وہ اللہ تعالیٰ سے مزید ہمت و برکت حاصل کر کے بیش از پیش خدمات سرانجام دے سکیں۔ آخر اتنے اہم اور بڑے رسالہ کو تیار کرنا۔ مضامین تیار کروانا۔ ٹائپ کروانا۔ فوٹوز اور پیغامات کا حصول۔ بلاکس کی تیاری طباعت پروف ریڈنگ کا کام اور پھر ذرد کرنا کار دارد والا معاملہ ہے۔ جزاھم اللہ ان دوستوں کو جنہوں نے اس کام کے لئے میرے ساتھ دن رات ایک کر کے ثابت کر دیا کہ وہ احمدیت و اسلام کی خاطر ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اس رسالہ کی تیاری میں نمایاں طور پر کام کرنے والے بھائی شمس الحق۔ یادگلی اللہ بخش۔ ہدایت بیگم کو عید الاضحی کے دن جماعت کی طرف سے انعام بھی پیش کئے گئے۔

دوسرا مقصد یہ ہے کہ الفضل کے ذریعہ سے دنیا بھر میں اس رسالہ کی خبر پہنچ جائے اس میں ۸۰٪ مضامین فرنچ زبان میں اور ۲۰٪ انگریزی میں ہیں تاکہ ضرورتمند احباب اس سے خود بھی مستفید ہو سکیں اور تبلیغی اغراض کے لئے اسے منگوا کر تقسیم کرائیں۔ وباللہ التوفیق۔

حصہ آمد کے بقایادار موصی احباب کیلئے ضروری اطلاع

مقامی عہدہ داران بھی توجہ فرمائیں

حصہ آمد کے بقایادار موصی احباب کو جب بقایوں کی ادائیگی کے لئے توجہ دلائی جاتی ہے تو بعض احباب اپنی مجبوریوں اور اپنے حالات کو پیش کر کے ماہوار یا سہ ماہی یا ششماہی یا سالانہ اقساط کے ذریعہ اپنے بقایوں کو ادا کرنے کے لئے مہلت طلب کرتے ہیں۔ اس قسم کی درخواستیں بقایادار اصحاب کی طرف سے بالعموم دفتر کو براہ راست موصول ہوتی ہیں جن کے متعلق مقامی عہدہ داروں کو مطلق علم نہیں ہوتا۔ لہٰذا مجلس کارپرداز نے اپنے ریزولیوشن نمبر ... مورخہ ۱۲/۴ میں یہ فیصلہ کیا ہے:

"دفتر میں ایسی درخواستیں امیر یا صدر یا سیکرٹری وصایا یا سیکرٹری مال کی وساطت سے آیا کریں۔ اگر ایسی درخواست براہ راست موصول ہو تو اس کی تصدیق مقامی نظام سے کروائی جائے"

لہٰذا موصی احباب کی خدمت میں اطلاعاً عرض ہے کہ اب اس قسم کی درخواستیں دفتر کو براہ راست نہ ارسال فرمائی جائیں۔ بلکہ اپنی جماعت کے امیر یا صدر یا سیکرٹری وصایا یا سیکرٹری مال کی معرفت بھجوائی جائیں تاکہ ان کو علم ہو جائے کہ ان کی جماعت کا ایک فرد ایسی درخواست بھجوا رہا ہے۔ اس کا فائدہ درخواست دہندہ کو یہ ہوگا کہ مثلاً اگر سیکرٹری مال اس موصی سے بقایا کا مطالبہ بشدت کر رہا ہوگا۔ تو تا فیصلہ درخواست وہ اپنے مطالبہ میں التواء اور نرمی کا پہلو اختیار کرے گا۔

اسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ عہدہ داران متعلقہ مہربانی فرما کر بقایادار درخواست دہندہ موصی کے حالات اور قسط مقررہ اور مہلت مطلوبہ پر پورا غور اور تحقیق کر کے اپنی تصدیق اور سفارش کے ساتھ درخواست دفتر کو بھجوائیں۔ مثلاً:

۱۔ اگر بقایادار موصی قسط پیش کردہ میں اضافہ کر سکتا ہے تو نرمی اور محبت اور پیار سے سمجھا کر قسط میں اضافہ کرائیں تاکہ کم سے کم عرصہ میں بقایا صاف ہو جائے۔ کیونکہ وصیت متقاضی ہے اس بات کی کہ اول تو بقایا ہو ہی نہیں۔ لیکن اگر بعض مجبوریوں اور ناگزیر حالات میں بقایا ہو جائے تو پھر زیادہ سے زیادہ اقساط اور کم سے کم وقت میں ادا ہو جائے۔

۲۔ اسی طرح مقامی نظام کو یہ بھی دیکھ لینا ضروری ہے کہ درخواست دہندہ بقایادار ایسی اقساط تو مقرر نہیں کر رہا۔ جن کی باقاعدہ ادائیگی کا وہ متحمل نہیں اور صرف وقتی جوش سے ایسا وعدہ کر رہا ہے۔ جس کا ایفاء اس کے لئے ممکن نہیں۔

غرض مقامی متعلقہ عہدہ داران کو دونوں صورتیں ایسی درخواستیں بھجواتے وقت مدنظر رکھنی چاہئیں۔ سلسلہ کا اور بقایاداروں کا اسی میں فائدہ ہے۔

۳۔ ایک نہایت ضروری بات یہ بھی ہے۔ جسے بقایاداروں اور مقامی عہدہ داروں کو کسی صورت میں بھی نظرانداز نہیں کرنا چاہیئے کہ ایسی درخواستوں میں بقایاداروں کو یہ اقرار کرنا چاہیئے .... کہ بقایا کی اقساط مقررہ کی باقاعدہ ادائیگی کے ساتھ وہ اپنا ماہوار یا سہ ماہی یا ششماہی یا سالانہ حصہ آمد باقاعدہ ادا کرتے رہیں گے اور حتی الامکان آئندہ بقایا بڑھنے نہیں دیں گے بلکہ کم کرتے چلے جائیں گے۔ یہ شرط اور یہ اقرار بہت ضروری ہے اور اس کے بغیر جو درخواست دفتر میں آئے گی وہ مجلس کارپرداز کے لئے قابل غور نہیں ہوگی۔ بلکہ ایسی درخواست کو مقامی نظام کی رائے اور رپورٹ حاصل کرنے کے لئے مقامی امیر یا صدر کو واپس کر دیا جائے گا۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ)

معاصرین کی آراء

پروفیسر عبدالسلام

۱۹۵۸ء کی بات ہے اقوام متحدہ میں پاکستان کے نائب مندوب جناب آغا شاہی نے نیویارک کے ایک ہوٹل میں استقبالی تقریب کا اہتمام کیا دنیا کے مختلف ملکوں کے مندوب اس استقبالیہ میں شریک تھے اور مغربی روایات کے مطابق معزز مہمان اپنے کام و دہن کو سرشار کر رہے تھے ایک وجیہہ نوجوان جس کی کشادہ پیشانی اور متجسس نگاہیں اس کی ذہانت کی غماز تھیں سادہ اور بے تکلف لباس میں یوں دکھائی دیا گویا ابھی ابھی گورنمنٹ کالج لاہور سے کھیلتے کھیلتے یہاں پہنچ گیا ہے

"میرا نام عبدالسلام ہے" نوجوان نے کسی تکلف آمیز دباؤ کے بغیر تعارف کراتے ہوئے کہا میں ابھی اس نوجوان کی سادگی پسند طبع کا جائزہ ہی لے رہا تھا کہ آغا شاہی کہنے لگے "بھئی پاکستان کے مایۂ ناز ڈاکٹر عبدالسلام یہی ہیں . . . ."

پروفیسر لوئیس کی جگہ ہیڈ آف دی فزکس ڈیپارٹمنٹ کے فرائض انجام دے رہا تھا اپنے علمی مشاغل میں مصروف رہا ان کے فیلڈز کی برقیات کی مقداری نظریہ Quantum (Theory of Fields) اور فزکس کے مبادیاتی ذرات (Elementary Particles of Physics) میں بیش بہا کارناموں میں یہ تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ اس پائے کا سائنسدان اتنی سادگی وانکساری اور عاجزی کا حامل ہوگا لیکن معاً خیال آیا کہیں پڑھا تھا کہ علم اور حلم میں چولی دامن کا ساتھ ہے اور میں اس جیتی جاگتی تصویر کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا

مہینے اور سال گزرتے گئے ملاقات کی بظاہر کوئی صورت نہیں تھی امپریل کالج آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی لندن کا سب سے کم عمر پروفیسر جو شہرہ آفاق ریاضی دان کی بنا پر ان کا نام نوبل پرائز کے لئے زیر غور آیا اگرچہ انہیں نوبل پرائز تو نہ مل سکا کیونکہ ان سے کہیں پہلے ایک اور عمر رسیدہ سائنس دان اس میں کام کر چکے تھے لیکن نوبل پرائز ونرز کی سلیکشن کمیٹی نے ان کے کارناموں کا اعتراف کیا

میکسویل پرائز:- پروفیسر سلام نے تھیوریٹیکل فزکس میں جو نمایاں کارنامے انجام دیئے ہیں ان کی دھاک تو تمام دنیا کے سائنسی حلقوں میں بیٹھی ہی ہوئی ہے اور ان تحقیقی خدمات کا اعتراف مختلف عالمی سائنسی اداروں میں خصوصی شرکت اور دعوت رکنیت سے کیا جاتا ہے ان میں پروفیسر سلام کی انٹرنیشنل انرجی کانفرنسوں میں شرکت کا تذکرہ نہ کرنا زیادتی ہوگی انہی کانفرنسوں میں ممتاز سائنسی خدمات کی بنا پر ۱۹۵۵ء میں انہیں سائنٹیفک سیکرٹری اور ۱۹۵۸ء میں سیکرٹری مقرر کیا گیا اس کے بعد ہی جنیوا میں ہائی انرجی نیوکلیئر فزکس کی انٹرنیشنل کانفرنس کے صدر منتخب کر لئے گئے۔

صدر پاکستان کے چیف سائنٹیفک ایڈوائزر پروفیسر سلام کو ان کے ملک کی طرف سے جو انتہائی شایان شان خطاب ستارہ پاکستان اور دوسرے اعزازات دیئے گئے وہ تو گھر کی بات ہے حال ہی میں انسٹی ٹیوٹ آف فزکس اینڈ دی فزیکل سوسائٹی کی کونسل آف دی انسٹی ٹیوٹ اینڈ سوسائٹی نے "میکسویل میڈل اینڈ پرائز" دے کر ان کی خداداد ذہانت کے حضور ہدیۂ عقیدت پیش کیا ہے یہ پہلا انعام ہے جس کے لئے سلام صاحب کو منتخب کیا گیا پروفیسر سلام کی مناسبت سے دنیائے سائنس میں پاکستان کا نام ہمیشہ تابندہ رہے گا آئندہ ہر دوسرے سال تھیوریٹیکل فزکس میں دنیا کے کسی بھی سائنس دان کو یہ انعام ممتاز خدمات کے صلہ میں دیا جایا کرے گا یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس وقت تک اس میدان میں نیوٹن میکسویل، ڈائریک، آئن سٹائن اور آئزن برگ نے جو خدمات انجام دی ہیں ان کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ بلاشبہ انہیں فزکس کا پیغمبر کہا جا سکتا ہے جیمز کلارک میکسویل نے پروفیسر سلام کی طرح کم عمری ہی میں فزکس کے سب سے بڑے مسئلہ کا کھوج لگانے کے لئے نمایاں ترین کارنامہ انجام دیا تھا کہ مادہ کی ساخت کے آخری ذرات کیا ہیں ۔ ؟ اسی میدان میں پروفیسر سلام نے بھی نمایاں تحقیقات کی ہے اور وہ انعام جو نوبل پرائز کی ٹکر کا ہے حاصل کر لیا ہے

سرمایۂ افتخار:- پروفیسر سلام کے اس اعزاز پر عالمی پریس میں ان کی خدمات جلیلہ کا اعتراف کیا گیا ہے اخبارات نے ان کے سوانحی خاکے اور علمی کارنامے شائع کئے سائنسدانوں نے سائنسی مجلوں میں ان کی تحقیقات کو محفوظ کر لیا ہیروگیٹ میں پروفیسر سلام کے اعزاز میں ایک شاندار علمی تقریب منعقد ہوئی جس میں برطانیہ کے ممتاز سائنسدانوں نے شرکت کی اور سوگنی کا انعام دیا پاکستان میں بھی ان کے شہرہ آفاق کارناموں کا اعتراف کیا گیا صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے اپنے ایک ذاتی خط میں پروفیسر سلام کو لکھا "مجھے یہ سن کر بے انتہا مسرت ہوئی ہے کہ کونسل آف دی انسٹی ٹیوٹ آف فزکس اینڈ فزیکل سوسائٹی نے تھیوری آف ایلیمنٹری پارٹیکلز میں نمایاں خدمات انجام دینے کے سلسلہ میں آپ کو پہلا میکسویل میڈل اینڈ پرائز دیا ہے آپ ہم سب کے لئے سرمایۂ فخر و مباہات ہیں" لندن میں پاکستانی ہائی کمشنر لیفٹیننٹ جنرل محمد یوسف نے پروفیسر سلام کو لکھا "یہ صرف آپ کا ہی نہیں بلکہ آپ کے ملک کا بھی اعزاز ہے اس شان امتیاز پر میں دل و جان سے آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں" بلاشبہ اعتراف کا سلسلہ ہر طرف سے جاری ہے لیکن جھنگ کی بے آب و گیاہ مردم خیز سرزمین نے بھی اپنے سپوت کو نہیں بھلایا اور وہ سادہ دل اور خداداد صلاحیتوں سے متصف نوجوان جس نے بروز جمعہ ۲۹ جنوری ۱۹۲۶ء کو جھنگ کے ایک غریب دیہاتی گھرانے میں آنکھیں کھولی تھیں وہاں کے ڈسٹرکٹ بورڈ نے بھی ایک قرارداد منظور کی اور بڑی سادگی سے چند سطری قرارداد اپنے ریکارڈ میں محفوظ کر لی۔

نوجوانوں کے لئے مشعل ہدایات:- میں پروفیسر سلام کے بارے میں یہ نہیں بتانا چاہتا کہ انھوں نے میٹرک، ایف اے، بی اے، بی۔ اے آنرز اور ایم اے میں جو علمی امتیازات حاصل کئے کیمبرج یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی یا یونیورسٹیوں کے سابقہ ریکارڈ توڑے یا انھوں نے ۱۹۵۰ء سے لے کر اب تک فزکس کی عالمی برادری میں انگلستان کی طرف سے سب سے نمایاں کارنامے انجام دیئے کیونکہ یہ باتیں اب بہت عام ہو چکی ہیں میں جس بات کا تذکرہ ضروری سمجھتا ہوں اور میرے خیال میں جو سب نوجوانوں کے لئے قابل تقلید بات ہے وہ یہ ہے کہ پروفیسر سلام کی زندگی بے انتہا سادہ اور پاکیزہ ہے اور وہ ایک دیندار آدمی ہیں اتنی طویل مدت سے یورپ میں رہتے ہوئے انھوں نے لہو و لعب کی طرف کبھی نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھا باقاعدہ پانچ وقت کی نماز اور بعض اوقات تہجد اس نوجوان کے روزمرہ مشاغل کا حصہ ہیں ادھر ادھر وقت ضائع کرنا ان کے نزدیک سب سے بڑا گناہ ہے کہنے لگے کامیابی کا راز اس امر میں مضمر ہے کہ جو شخص جس کام میں دلچسپی رکھتا ہے اسے انتہائے کمال پر پہنچا دے

ایک بات جس نے میرے دل پر بہت اثر کیا وہ ڈاکٹر سلام کی پاکستان کے مسائل پر حقیقت پسندانہ غیر جذباتی نگاہ ہے وہ ملک کے کسی بھی مسئلہ پر جذباتی یا انتہا پسندانہ روش کا اظہار نہیں کرتے دوسری طرف یہاں کے علمی اور سائنسی حلقوں میں وہ پاکستان کے مسائل کو پیش کرنے میں کبھی کوتاہی نہیں دکھاتے اس ضمن میں اس واقعہ کا ذکر بے جا نہ ہوگا کہ لندن کے مشہور آزاد خیال ہفت روزہ "نیو سٹیٹسمین" نے اپنی ایک حالیہ اشاعت میں "ایشیا کے آئندہ دس سال" کے زیر عنوان پال جانسن کا مقالہ شائع کیا ہے۔ کہنے لگے پاکستان کے بارے میں جانسن نے فلاں فلاں باتیں قطعی غلط لکھی ہیں۔ میں انھیں کھانے پر بلاؤں گا اور انھیں اصل حالات سے آگاہ کروں گا کیونکہ اعلےٰ علمی حلقوں میں یہ غلط فہمیاں محض اس لئے پیدا ہوئی ہیں کہ ان سے مناسب رابطہ رکھنے والے بہت کم ہوتے ہیں اور اس کے بعد سلام صاحب نے مجھے پاکستان کے بارے میں وہ پیرا پڑھ کر سنایا جس میں جانسن نے پاکستانی امور پر تبصرہ کیا ہے۔

ملکی مسایل پر گفتگو کرتے ہوئے پروفیسر سلام نے بعض بڑی دلچسپ باتیں کیں ان کی باتوں میں ایک سائنس دان کی معصومیت واضح طور پر جھلکتی ہے وہ ہنستے ہوئے کہنے لگے لوگوں کا یہ خیال ہے کہ ہم لوگوں کو سیاسیات کا کچھ علم نہیں ہوتا یہ بات بڑی حد تک صحیح ہے اس پر گفتگو کی کوئی گنجائش نہیں اور ازاں بعد وہ فنی امور پر نوجوانوں کی ذمہ داریوں کا اظہار کرنے لگے باتوں باتوں میں انھوں نے کہا حکمران طبقہ فرد یا افراد یا وہ لوگ جو عوام کے مستقبل کا فیصلہ کرنے کی کچھ بھی قدرت رکھتے ہوں انھیں ایک بات سے ضرور بچنا چاہیئے اور وہ ہے خوشامد ــــ! خوشامد سے زیادہ خطرناک بیماری اور کوئی نہیں ہو سکتی اس بیماری سے قومی مسائل نظروں سے اوجھل ہو جاتے ہیں ــــ! (نوائے وقت ۱۳ جون ۶۲)

نصرت گرلز ہائر سیکنڈری سکول ربوہ کے لئے لیڈی لیکچررز کی ضرورت

نصرت گرلز ہائر سیکنڈری سکول ربوہ میں مندرجہ ذیل خالی اسامیاں پر کرنے کے لئے لیڈی لیکچررز کی ضرورت ہے

کوالیفکیشن I یا II کلاس ایم اے

تنخواہ صدر انجمن احمدیہ کے منظور شدہ گریڈ

۴۶۵ - ۱۵ - ۳۶۵ - ۱۵ - ۲۴۰

علاوہ گرانی الاؤنس ۴۰ روپے ماہوار دی جائے گی

درخواستیں معہ نقول اسناد و تصدیق امیر جماعت مورخہ ۱۵ جولائی ۱۹۶۲ء تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں

۱۔ لیکچرار اردو ۲۔ لیکچرار ہسٹری ۳۔ لیکچرار جغرافیہ ۴۔ لیکچرار عربی ۵۔ لیکچرار اکنامکس ۶۔ لیکچرار انگریزی ۷۔ لیکچرار فارسی ۸۔ لیکچرار ریاضی ۹۔ لیکچرار فلاسفی۔

ڈائریکٹرس جامعہ نصرت

درخواست دعا

میں آج کل بعض حالات کی وجہ سے بہت زیادہ پریشان ہوں اور میری اہلیہ اکثر بیمار رہتی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خداوند کریم میری مشکلات حل فرمائے اور میری اہلیہ کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔

رحمت احمد کراچی

چندہ وقف جدید اور درخواست دعا

ڈنگہ کی جماعت کے صدر مکرم رسول احمد صاحب چیمہ نے دفتر کی تحریک پر اپنی جماعت کے وعدہ جات میں تین گنا اضافہ کر دیا ہے ان وعدہ جات میں احباب نے اپنے بیوی بچوں اور عزیزوں کو شامل کر کے اپنے وعدہ میں حسب حیثیت اضافہ فرمایا ہے۔ وعدہ جات کا میزان ۲۵-۲۲۸۰ روپے اور ادائیگی ۶۲-۱۰۵۰ روپے سال کے شروع ہی میں کر دی ہے فجزاھم اللہ احسن الجزاء

۲۔ مکرم میاں محمد بشیر صاحب سہگل ساکن چنیوٹ نے اپنے عزیز بچے محمد شفیق صاحب کی شادی پہ مبلغ یکصد روپیہ کا عطیہ وقف جدید کو بھجوایا ہے۔ فجزاھم اللہ تعالے احسن الجزاء

۳۔ محترمہ بیگم صاحبہ میاں محمد حسن صاحب مرحوم ڈلہوزی نے مبلغ دو صد روپیہ بطور عطیہ اور اپنے خاندان کی طرف سے مبلغ ساٹھ روپیہ چندہ ادا فرمایا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

دعا ہے کہ اللہ تعالے ان کی قربانیوں کو قبول فرما دے اور دین و دنیا میں سرفراز فرما دے آمین۔

(ناظم مال وقف جدید)

ضرورت معلمہ

تعلیم الاسلام جونیئر ماڈل سکول اوکاڑہ کو ایک ایف۔ اے۔ بی۔ ٹی ٹرینڈ معلمہ کی ضرورت ہے خواہشمند بہنیں مقامی امیر کی تصدیق کے ساتھ اپنی اسناد کی نقول پتہ ذیل پر ارسال فرما دیں درخواستوں کے لئے کوارٹر مہیا کیا جاوے گا۔ احمد مصطفے صاحب مینیجر سکول مصطفے پارک۔ اوکاڑہ

(سیکرٹری سکول کمیٹی اوکاڑہ)

ٹریننگ ٹکٹ کلکٹرس

والٹن ٹریننگ سکول لاہور کینٹ میں ٹریننگ یک ماہ از ۶۲/۶/۱۴

اسامیاں ۱۱۔ گریڈ ۷۵-۵-۱۰۰-۵-۱۵۰ الاؤنس دوران ٹریننگ ۵۰/- بعد تقرری الاؤنس برسم علاوہ

شرائط: ایف اے۔ ایف ایس سی۔ سینئر کیمبرج۔ ۶۲/۶/۱۴ کو عمر ۱۸ تا ۳۰ سال

درخواستیں مجوزہ فارم قیمتی یک روپیہ میں بنام ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی۔ ڈبلیو ریلوے لاہور یا ملتان ۶۲/۶/۱۰ تک

(پ۔ ٹ ۶۲/۶/۹)

امتحان داخلہ نیوی کیڈٹ

یہ امتحان بجائے ۳ تا ۶ جولائی ۱۰ تا ۱۳ جولائی ہوگا ——— وہ طلباء جو ریاضی و سائنس لے کر ایف ایس سی امتحان کے امسال امیدوار ہیں اور نتیجہ کے منتظر ہیں۔ وہ بھی درخواستیں دے سکتے ہیں

(ناظر تعلیم)

پ۔ ٹ ۶۲/۶/۹

درخواست ہائے دعا

۔ میرے خسر ڈاکٹر حافظ عبد الجلیل خانصاحب موچی گیٹ لاہور کو بندش پیشاب میں کافی افاقہ ہے مگر ضعف دل اور بلڈ پریشر کی تکلیف بڑھ جانے سے بیماری میں اضافہ ہو گیا ہے۔ احباب جماعت اور خصوصاً درویشان قادیان اور صحابہ کرام سے دعا کی درخواست ہے۔

(حکیم عبد المقدیر کاغانی سید مٹھا بازار لاہور)

میں دل کی بیماری سے بیمار ہوں۔ بہت زیادہ کمزور ہو چکا ہوں۔ بزرگان سلسلہ۔ درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرما دے۔

(خاکسار حیدر علی بمقام ۱۹/ر ب ڈاک خانہ خاص براستہ شاہکوٹ ضلع لائلپور)

میرے والد سید سردار شاہ صاحب بعارضہ بندش پیشاب بیمار ہو کر میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں اپریشن ہو چکا ہے۔ احباب کامل شفایابی کے لئے دعائیں فرما کر مشکور فرما دیں۔

(خاکسار سید عاشق اللہ احمدی بمقام کیرانوالہ۔ ضلع گجرات)

والدہ مظہر ایک ہفتہ سے شدید بیمار ہے اور خاکسار کی طبیعت بھی علیل ہے احباب دعا فرما دیں اللہ تعالے والدہ مظہر کو اور مجھے صحت کاملہ عطا فرمائے آمین (محمد عبد الحق مجاہد امرتسری گنج منپورہ)

مکرم بشیر احمد صاحب قائد خدام الاحمدیہ چنیوٹ کالج کا چند روز سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ احباب کرام سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے" (عبد الرشید کارکن نظارت علیا ربوہ)

ہمارے دوست برادرم عبد الوحید خانصاحب جو کہ محترم ڈاکٹر عبد المجید صاحب آف فلات کے صاحبزادے ہیں دل کی بیماری سے بیمار ہیں اور بغرض علاج لاہور تشریف لے گئے ہوئے ہیں بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان و احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انکو جلد صحت عطا فرمائے۔

(عبد الرحمٰن خان)

اعلان نکاح

میرے لڑکے عزیزم محمود احمد کا نکاح ہمراہ ارشاد بیگم بنت مولوی محمد صدیق صاحب جلالپوری بعوض پانچ صد روپے حق مہر محترم چوہدری عبد المالک صاحب مربی سلسلہ احمدیہ گجرات نے مورخہ ۲۲ر اپریل بروز اتوار قبل نماز ظہر پڑھا۔ اسی روز تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے اس رشتہ کو جانبین کے لئے دین و دنیا میں رحمت و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(مرزا حاجی احمد امین آباد کنجاہ روڈ۔ گجرات)

اعلان دار القضاء

مکرم ناصر احمد صاحب پال پسر محمد الدین صاحب پال مرحوم نے اطلاع دی ہے کہ ہمارے والد صاحب مرحوم کے نام قطعہ اراضی ۱۵-۱۰ بلاک نمبر ۱۰ واقع محلہ دار النصر الاٹ شدہ ہے۔ اس کا نصف حصہ مرحوم نے اپنے برادر حقیقی یعنی ہمارے چچا مکرم فیروز الدین صاحب پال کے لئے خریدا تھا۔ جس کی تصدیق ہم تمام ورثاء کرتے ہیں۔ لہذا اس کا نصف حصہ جس کے سامنے تیس ۳۰ فٹ سڑک واقع ہے۔ ہمارے چچا صاحب موصوف کے نام منتقل کر دیا جائے اور باقی نصف حصہ مندرجہ ذیل ورثاء کے نام منتقل کیا جائے۔ ورثاء کے نام یہ ہیں۔ ۱۔ ناصر احمد پال ۲۔ نصیر احمد پال ۳۔ منصور احمد پال ۴۔ مبشر احمد پال پسران فہمیدہ بیگم بیوہ۔ نصرت بیگم۔ نصیرہ بیگم۔ بشریٰ تنویر۔ منصورہ بیگم۔ دختران محمد الدین صاحب پال مرحوم ان تمام کے ساتھ ہر ایک نے اپنے دستخط کئے ہوئے ہیں۔ جس کی تصدیق محترم بابو قاسم الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ نے کی ہوئی ہے۔ سو اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو پندرہ یوم تک اطلاع دی جائے۔ (ناظم دار القضاء)

ضروری اطلاع

مکرم مہر غلام رسول صاحب ولد میر ولی خانصاحب مرحوم موصی نمبر ۶۵۶۷ سابقہ سکونت مہرانوالی گلی۔ ضلع ہزارہ کی وصیت بوجہ عدم پتہ و نادہندگی داخل دفتر کر دی گئی ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

تصحیح

اخبار الفضل ۱۷ مئی ۱۹۶۲ء کے ص ۶ پر زیر عنوان فہرست السابقون الاولون تحریک جدید سال ۲۸ جو اعلان شائع ہوا ہے۔ اس میں نام نمبر ۲ حسب ذیل پڑھا جائے۔

امۃ القیوم شاہدہ صاحبہ زوجہ چوہدری عبد الکریم خانصاحب شاہد کالا گوجراں جہلم ۱۲-۵ روپے

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

دعائے مغفرت

میری ہمشیرہ صاحبہ جو کہ چوہدری مبارک احمد صاحب کی اہلیہ تھیں۔ ۲۹ مئی بعد دوپہر وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

تمام بہنیں بھائی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔

(بیگم چوہدری مظفر علی صاحب چوہدری کوارٹرز لاہور)

ضروری اطلاع

ہم اپنے کرم فرماؤں کو ان کی سہولت کے لئے آگاہ کرتے ہیں کہ ہماری دکانیں ہفتہ واری تعطیل کے باعث ہر جمعرات کو بند رہا کریں گی نیز ۹ بجے شام کاروبار بند ہو جایا کریں گے احباب تعطیل کو وقت کا خیال رکھیں۔

(دکانداران گولبازار ربوہ)

۱۔ باجوہ کلاتھ ہاؤس
۲۔ رشید بوٹ ہاؤس
۳۔ عبد الغفور کریانہ مرچنٹ
۴۔ نیو ٹیلرنگ ہاؤس
۵۔ عبد السلام ٹیلرنگ شاپ
۶۔ بشیر جنرل سٹورز
۷۔ نوید جنرل سٹورز
۸۔ پبلک کارنر
۹۔ ملک جی برادرز

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل سے مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۵۵۶۔ میں اصغری بیگم زوجہ چوہدری محمد رمضان قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۲ء ساکن سیال ڈاک خانہ ماچھیوال ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰-۱-۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے

۱۔ بالیاں چار عدد ۲ تولہ قیمت -/۲۷۲ روپے۔

۲۔ نقد -/۱۰۰ روپیہ۔ ۳۔ انام ایک تولہ -/۱۳۶

۴۔ حق مہر -/۶/۳۲ جو کہ اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ کل میزان -/۵۰۸ روپے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ راقم الحروف چوہدری محمد رمضان خاوند موصیہ۔ الامۃ نشان انگوٹھا دایاں۔ اصغری بیگم مورخہ ۲۰-۱-۶۲۔ گواہ شد چوہدری محمد رمضان موصی نمبر ۹۹۰۸ خاوند موصیہ سکنہ سیال ڈاک خانہ ماچھیوال ضلع جھنگ۔ گواہ شد منظور احمد ولد محمد رمضان سکنہ سیال ڈاک خانہ ماچھیوال ضلع جھنگ پسر موصیہ منظور احمد بقلم خود۔

نمبر ۱۶۵۵۷۔ میں خورشید بیگم زوجہ محمد علی قوم گوندل پیشہ زمینداری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک ۹۹ شمالی ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳۱-۱-۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت درج ذیل ہے۔ مہر جو بذمہ خاوند مبلغ -/۵۰۰ روپیہ ہے اور زیور طلائی کینٹھیا وزنی ساڑھے تین تولہ قیمتی مبلغ -/۵۰۰ روپیہ۔ میں اپنی مذکورہ بالا جائداد مبلغ -/۱۰۰۰ روپے نیز آمد کوئی ہوگی تو اس کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ الامۃ خورشید بیگم گواہ شد بقلم خود محمد علی خاوند موصیہ۔ گواہ شد غلام محمد امیر جماعت احمدیہ چک ۹۹ شمالی۔

نمبر ۱۶۵۵۸۔ میں عبد الحمید ولد چوہدری غلام محمد صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۱/۳ ج ۱۔ ب ملیر کالونی کراچی ۲۷ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸ مارچ ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مع الاؤنس مبلغ -/۱۲۵ روپیہ ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اسکے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۱۸ مارچ ۱۹۶۲ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم العبد چوہدری عبد الحمید بقلم خود۔ گواہ شد غلام احمد فرخ مربی سلسلہ احمدیہ کراچی۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

نمبر ۱۶۵۵۹۔ میں چوہدری عبد الباسط ولد بابو محمد بخش صاحب قوم نلہ جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن پاکستان نیوی فلیٹ کیماڑی کراچی ۱۰ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸ اپریل ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ -/۲۶۰ روپے ملتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد میں پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی فقط ۸ اپریل ۱۹۶۲ء۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد عبد الباسط۔ گواہ شد غلام احمد فرخ مربی سلسلہ احمدیہ کراچی۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

نمبر ۱۶۵۶۰۔ میں رحمت خاں ولد محمد خاں قوم گوجر پیشہ تجارت و دکانداری کریانہ عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۷ء ساکن مرزا ڈاکخانہ ملک پور ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸-۲-۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ غیر منقولہ جائداد اراضی بارانی وچاہی ۶ ۱/۲ بیگہ جسکی قیمت اندازاً مبلغ -/۲۶۰۰ روپیہ ہے ایک رہائشی مکان پختہ خام قیمتی اندازاً ایک ہزار روپیہ ہے۔ کل میزان -/۳۶۰۰ روپے جو میری ملکیت ہے واقع رقبہ موضع مرزا تحصیل وضلع گجرات ہے میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کرکے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی لیکن میرا گذارہ اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت بذریعہ تجارت -/۲۰ روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ فقط راقم الحروف بہادر علی خاں ولد حسین شاہ پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ ملک پور مرزا۔ العبد رحمت خاں ولد محمد خاں سیکرٹری مال۔ گواہ شد سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد بہادر علی شاہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ۔

نمبر ۱۶۵۶۱۔ میں ملک عبد الحلیم خان صاحب ولد ملک عبد القادر خانصاحب قوم ککے زئی افغان پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن گنج مغلپورہ لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۴-۲-۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت بصورت ملازمت مبلغ -/۳۵۰ روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اور میری یہ وصیت جو کہ آخری وصیت ہے ہر حالت میں قائم رہے گی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم آمین۔ العبد عبد الحلیم بقلم خود مکان نمبر ۲۴ گلی ۳ گنج مغلپورہ لاہور ۲۴-۲-۶۲۔ گواہ شد ملک منور احمد جاوید موصی نمبر ۱۰۵۵۷ سیکرٹری تحریک جدید وقف جدید جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ لاہور۔ گواہ شد شیخ مبارک احمد صاحب ایڈووکیٹ سیکرٹری اصلاح وارشاد گنج مغلپورہ لاہور۔

نمبر ۱۶۵۶۲۔ میں بشریٰ بیگم زوجہ عطاء الرحمن قوم درانی پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن آمنبہ ڈاک خانہ آمنبہ ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۱ اپریل ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ مہر مبلغ -/۳۰۰ روپیہ بذمہ خاوند زیور ۱/۴ ۱ تولہ سونا قیمتی -/۱۶۹ روپیہ میزان -/۴۶۹ روپیہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں اس کے علاوہ میری وفات کے وقت جو جائداد ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ جو رقم میں اپنی زندگی میں بمد وصیت داخل خزانہ کرا سکوں وہ وصیت کردہ سے منہا سمجھی جائیگی فقط المرقوم۔ الامۃ بشریٰ بیگم زوجہ عطاء الرحمن دکاندار ساکن آمنبہ ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد عطاء الرحمن خاوند موصیہ دکاندار ساکن آمنبہ ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد مولوی عبد الرحمن والد موصیہ ساکن آمنبہ ضلع شیخوپورہ ۲۱-۴-۶۲۔

ولادت

مورخہ ۲-۶-۶۲ کو صبح پونے چھ بجے کے قریب خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے دو لڑکیوں اور ایک لڑکے کے بعد لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب سے عموماً اور درویشان قادیان اور صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے التجا ہے کہ خدا تعالیٰ کے حضور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچہ کی عمر دراز کرے اس کو خدمت گار دین بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور خادم احمدیت بنائے نیز زچہ کی بحالی صحت کے واسطے بھی دعا فرمائیں۔

(جمال الدین احمد جھنگ بازار جھنگ صدر)

اہل اسلام

کس طرح ترقی کر سکتے ہیں؟

کارڈ آنے پر

مفت

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

بھارت نے اقلیتوں کی حفاظت نہ کی تو پاکستان اپنے بھائیوں کو مدد دینے میں پس و پیش نہیں کریگا

قومی اسمبلی میں وزیر خارجہ کا اعلان

راولپنڈی ۲۰ جون۔ وزیر خارجہ مسٹر محمد علی بوگرہ نے بھارتی حکومت پر الزام لگایا کہ وہ اپنی اقلیتوں سے انسانی اور منصفانہ سلوک کرنے میں سخت ناکام رہی ہے اور بھارتی مسلمانوں کے خلاف نفرت کی منظم مہم سے چشم پوشی کر رہا ہے۔

وزیر خارجہ بھارتی علاقہ تری پورہ سے مسلمانوں کی مشرقی پاکستان کو بڑے پیمانے پر ہجرت سے پیدا شدہ صورتِ حال کے بارے میں ایک تحریک التوا پر بحث کے دوران اسمبلی سے خطاب کر رہے تھے۔ آپ نے اسمبلی کو بتایا کہ حکومتِ پاکستان اس امر کی کوشش جاری رکھے گی کہ بھارت اپنی اقلیتوں سے منصفانہ سلوک کرے لیکن اگر ہم مجبور ہو گئے تو ہم سرحد پار اپنے بھائیوں کی مدد کرنے کے سلسلہ میں کوئی بھی اقدام کرنے میں پس و پیش نہیں کریں گے۔ مسٹر محمد علی بوگرہ نے کہا کہ حکومتِ پاکستان کی بار بار احتجاج اور سفارتی ذرائع سے کوششوں کے باوجود بھارتی حکومت اپنی اقلیتوں کے خلاف اپنے شہریوں کی جانب سے ظلم و ستم کا رجحان روکنے کے سلسلہ میں کوئی اقدام کرنے میں سخت ناکام رہی ہے۔

آپ نے کہا بھارت میں عسکری نوعیت کی جماعتیں موجود ہیں جو اقلیتوں کے خلاف ایک مسلسل مہم چلائے ہوئے ہیں اور ذمہ دار بھارتی اخبارات نے صورتِ حال کو اور سنگین بنا دیا ہے۔ آپ نے حکومت مغربی بنگال پر الزام لگایا کہ وہ اقلیتوں کو مغربی بنگال سے

نکالنے کے لئے مغربی بنگال سے مشرقی پاکستان کو ترک وطن کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے جس سے سخت کشیدگی پیدا ہو گئی ہے۔

وزیر خارجہ نے بتایا کہ بھارت میں کئی فرقہ وارانہ فسادات ہوتے ہیں اور جہاں تک مجھے اعداد و شمار معلوم ہیں ان کی تعداد اب پانچ سو چالیس سے زیادہ ہو گئی ہے۔

وزیر خارجہ نے کہا کہ نہ صرف جبل پور مالدہ اور مرشد آباد میں فرقہ وارانہ فسادات ہوئے بلکہ بھارت کے دارالحکومت نئی دہلی اور دارالحکومت کے قریب واقع آگرہ میں بھی ہوئے۔ حال ہی میں مغربی بنگال کے فساد زدہ علاقوں سے مشرقی پاکستان کے اضلاع راجشاہی اور بوگرہ میں بڑی تعداد میں تارکین وطن پہنچے ہیں۔ آپ نے کہا۔ پاکستان کے باشندے اشتعال انگیزی کے باوجود صبر و ضبط کئے رہے اور انہوں نے اقلیتوں پر ظلم و ستم نہ کیا۔ وزیر خارجہ نے کہا ہم بھارت سے یہ توقع نہیں کرتے کہ وہ اقلیتوں سے معیاری انصاف اور بہتر سلوک کرے گا اگر بھارت اپنی اقلیتوں سے اس سلوک کا عشر عشیر بھی کرے جو پاکستان اپنی اقلیتوں سے کر رہا ہے تو ہم مطمئن ہو جائیں گے۔

آپ نے کہا کہ پاکستان بھارت سے آئے ہوئے مہاجروں کو آرام پہنچانے کی ہر امکانی کوشش کر رہا ہے لیکن ہر ملک کے ذرائع محدود ہیں پاکستان اس پر بھی تیار ہو جاتا کہ بھارت کے تمام مسلمان پاکستان آ جائیں لیکن بدقسمتی سے برصغیر کی تقسیم آبادی کی بنیاد پر نہیں ہوئی تھی۔ وزیر خارجہ نے کہا اگر ایک بار پھر ہندوستان کی تقسیم آبادی کی بنیاد پر ہو تو پاکستان بھارت سے آنے والے مسلمان مہاجروں کو اپنے ہاں بسانے میں کوئی پس و پیش نہیں کرے گا۔

گذشتہ سے پیوستہ

دیرینہ آشنا مسٹر محمد علی اور مسٹر چو این لائی کی ذاتی دوستی جاری رہی اور مسٹر محمد علی نے ۱۹۶۰ء میں جب وہ پاکستان کے سفیر تھے مسٹر چو این لائی کے ذاتی مہمان کی حیثیت سے پیکنگ (کمیونسٹ چین) کا دورہ کیا۔ اب پاکستان کے وزیر خارجہ کی حیثیت سے مسٹر چو این لائی کے ساتھ ان کے روابط کا مقصد صرف پرانی دوستی کو مضبوط کرنا ہو گا۔

ریاست تری پورہ سے ۶۴ مسلمانوں کو مشرقی پاکستان میں دھکیل دیا گیا

حکومت پاکستان کا بھارت سے شدید احتجاج۔ مسلمانوں کے تحفظ کا مطالبہ

کراچی ۲۰ جون۔ بھارت کی مسلح افواج نے ۶۶ مسلمانوں کو زبردستی ریاست تری پورہ سے نکال دیا ہے۔ اس کے خلاف حکومت پاکستان نے بھارت سے شدید احتجاج کیا ہے۔

ان مسلمانوں کو ریاست تری پورہ کے امرپور سب ڈویژن کے آٹھ دیہات سے ۶ جون کو نکالا گیا تھا۔ بھارتی فوج نے مقامی پولیس اور ہندوؤں کی مدد سے مسلمانوں کو گھیرے میں لے لیا اور مشرقی پاکستان کی سرحد کے پاس لا کر پاکستان میں دھکیل دیا۔ انہیں اپنا گھر کا سامان یا کوئی اور چیز ساتھ لے جانے کا موقعہ نہ دیا گیا۔ حکومت پاکستان نے بھارت کو جو سخت مراسلہ بھیجا ہے اس میں ان بے گھر مسلمانوں کو اپنے اصل وطن میں آباد کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ یہ مطالبہ بھی کیا گیا ہے کہ اس غیر انسانی حرکت کا ارتکاب کرنے والے افراد کے خلاف سخت کارروائی کی جائے تاکہ تری پورہ کے مسلمانوں میں اپنے تحفظ اور خود اعتمادی کا جذبہ پیدا ہو سکے۔

چو این لائی کے نام محمد علی بوگرہ کا پیغام

راولپنڈی ۲۰ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ جنرل این اے ایم رضا جنہیں کمیونسٹ چین میں پاکستان کا نیا سفیر مقرر کیا گیا ہے پیکنگ جاتے وقت اپنے ساتھ وزیراعظم چو این لائی کے لئے وزیر خارجہ پاکستان مسٹر محمد علی بوگرہ کا ایک ذاتی پیغام لے کر جائیں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس پیغام کا متن بہت اہم نوعیت کا ہے۔ اسی ذریعہ نے بتایا ہے کہ مسٹر محمد علی ۵۵ء میں جب بنڈونگ کانفرنس میں پاکستانی وفد کے قائد کی حیثیت سے شرکت کر رہے تھے تو ان کی مسٹر چو این لائی کے ساتھ خاصی دوستی ہو گئی تھی۔ چنانچہ مسٹر چو این لائی نے ۱۹۵۶ء میں مسٹر محمد علی کی دعوت پر پاکستان کا دورہ کیا تھا۔ مسٹر چو این لائی نے بھی مسٹر محمد علی کو چین کا دورہ کرنے کی دعوت دی تھی لیکن پاکستانی کابینہ میں تبدیلی کے باعث وہ چین نہیں جا سکے تھے۔ ان کی جگہ مسٹر حسین شہید سہروردی نے جو اس وقت پاکستان کے وزیراعظم تھے چین کا دورہ کیا تھا۔

پاکستان ویسٹرن ریلوے — لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

سربمہر ٹنڈر پرسنٹیج ریٹ معہ لیبر اور میٹریل ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس کی اساس پر ذیل کے زون ورکس کے لئے برائے سال ۶۳-۱۹۶۲ء زیر دستخطی مجوزہ فارموں پر وصول کریں گے۔ یہ فارم اس دفتر سے بہ ادائیگی ایک روپیہ فی فارم ۲۸ جون ۱۹۶۲ء ساڑھے گیارہ بجے تک دستیاب ہو سکتے ہیں۔ ٹنڈر اسی روز ساڑھے بارہ بجے برسرعام کھولے جائیں گے۔

کام کا نام	تخمینہً لاگت	زر بیعانہ جو ڈویژنل پے ماسٹر پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور کے پاس جمع کرایا جائے گا۔
ورکس زون سب ڈویژن نمبر ۲ لاہور		
(ا) زون نمبر ۲-۳/۵۷ز لاہور کے سیکشن میں جو لاہور والٹن ٹریننگ سکول اور لاہور واہگہ سیکشن پر مشتمل ہے۔	ٹنڈر پرسنٹیج ۹۰۰۰/- روپے	۱۰۰۰/- روپے
(ب) زون نمبر ۲-۴/۵۷ز مغل پورہ کے سیکشن میں جو سی اینڈ ڈبلیو شاپس پاور ہاؤس اور رہائشی کالونیوں پر مشتمل ہے۔	۹۰۰۰/- روپے	۱۰۰۰/- روپے
(ج) زون نمبر ۳-۴/۵۷ز مغل پورہ کے سیکشن میں جو سی اینڈ ڈبلیو شاپس پاور ہاؤس اور رہائشی کالونیز پر مشتمل ہے۔	۹۰۰۰/- روپے	۱۰۰۰/- روپے
(د) زون نمبر ۴-۴/۵۷ز مغلپورہ کے سیکشن میں جو سی اینڈ ڈبلیو شاپس پاور ہاؤس اور رہائشی کالونیز پر مشتمل ہے۔	۹۰۰۰/- روپے	۱۰۰۰/- روپے

۲۔ جو ٹھیکیدار منظور شدہ فہرست پر ہیں وہی ٹنڈر دیں جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست پر نہیں ہیں انہیں اپنے نام ۲۸ جون ۱۹۶۲ء سے پیشتر رجسٹر کرا لینے چاہئیں۔

۳۔ مکمل تفاصیل و شرائط اور ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس زیر دستخطی کے دفتر میں کسی بھی یوم کار کو دیکھے جا سکتے ہیں ریلوے انتظامیہ سب سے کم یا کسی بھی ٹنڈر کو منظور کرنے کی پابند نہیں یہ ٹھیکیداروں کے اپنے مفاد میں ہے کہ وہ زر بیعانہ ڈویژنل پے ماسٹر پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور کے پاس ۲۸ جون ۶۲ء سے پیشتر جمع کرا دیں۔ ٹھیکیداروں کو پرسنٹیج ریٹ پورے ہندسوں میں دینے چاہئیں۔ آنے پائیوں میں دئے ہوئے ریٹ مسترد کر دیئے جائیں گے۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ لاہور

۸۰/
بخدمت چوہدری نذیر احمد صاحب
اسسٹنٹ کاٹن، بالسنٹ
ٹنڈو جام۔ ضلع حیدر آباد

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴